سوال

(15) نجاستیں دور کرنے کے احکام اور طریقے

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

نجاستیں دور کرنے کے احکام اور طریقے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جس طرح نماز کےلیے وضو کرکے اعضائے بدن کو پاک صاف کرنا ایک مسلمان سے مطلوب ہے۔اسی طرح اس سےاپنے بدن،لباس اور نماز کی جگہ کو ہر قسم کی گندگی سے پاک رکھنا مطلوب ومقصودہے۔اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ٤ ... سورة المدثر

"اپنے کپڑوں کوپاک رکھا کر۔"[1]

حدیث میں ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کوکپڑوں پر لگا ہوا حیض کا خون دھوڈالنے کا حکم دیا تھا۔[2]

اس موضوع کی نزاکت کے پیش نظر یقیناً آپ کا مطالبہ ہوگا کہ ہم یہاں نجاستوں کوزائل کرنے کے احکام اور طریقوں پر تفصیل سے روشنی ڈالیں تاکہ ہمارے مسلمان بھائی اس سے مستفید ہوسکیں۔

اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر فقہائے کرام اپنی کتب میں"ازالة النجاسة" کے عنوان سے ایک مستقل باب قائم کرتے ہیں،جس میں اعضائے وضو،بدن،لباس،برتن،بستر،چٹائی اور نماز کی جگہ پرلگ جانے والی نجاستوں کودور کرنے اورانھیں پاک صاف کرنے کے مسائل واحکام تفصیل سے ذکر کرتے ہیں۔ان جملہ احکام کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

(1)۔نجاست زائل کرکے طہارت حاصل کرنے کااول اوراصل ذریعہ "پانی" ہے۔اللہ تعالیٰ نے پانی کے اس وصف کویوں بیان فرمایا ہے:

"وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ"

"اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعے سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسے دفع کر دے۔"[3]

(2)۔اگر نجاست زمین، دیوار، حوض یا کسی پتھر وچٹان پر لگی ہو تو اس پر ایک ہی بار پانی بہا کر دھو دیا جائے، نجاسب زائل ہو جائے تو حصول طہارت کے لیے کافی ہے۔حدیث میں ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر پانی کا ڈول بہادینے کا حکم دیا۔[4]

بارش یا سیلاب کے بہاؤ سے بھی زمین پاک ہو جاتی ہے۔یعنی جب اس پر پانی بہا دیا جائے یا بارش ہو جائے یا اس زمین پر بارش کا پانی گزر جائے اور نجاست دھل جائے تو وہ نجس جگہ صاف ہو جاتی ہے۔

(3)۔اگر کتے یا خنزیر کا لعاب وغیرہ لگ جائے یا وہ کسی برتن میں منہ ڈال دیں تو حصول طہارت کے لیے اسے سات مرتبہ پانی سے اور ایک مرتبہ مٹی سے دھویا اور صاف کیا جائے۔ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ"

"جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو وہ اس برتن کو سات مرتبہ پانی سے دھوئے۔پہلی مرتبہ مٹی سے صاف کرے۔"[5]

واضح رہے اس حکم کا اطلاق برتنوں کے علاوہ کپڑوں، بستروں اور چٹائیوں پر بھی ہوتا ہے۔

(4)۔اگر پیشاب، پاخانہ یا خون وغیرہ کی نجاست لگی ہو تو خشک ہونے کی صورت میں اسے کھرچ دیا جائے، بعدازیں پانی کے ساتھ دھو دیا جائے کہ اس کا وجود اور رنگ باقی نہ رہے۔دھونے کے قابل اشیاء تین قسم کی ہوتی ہیں:

1۔جن اشیاء کا نچوڑنا ممکن ہو، مثلاً: کپڑا وغیرہ۔ایسی اشیاء کو دھونے کے بعد نچوڑنا لازمی ہے۔

2۔جن اشیاء کا نچوڑنا ممکن نہ ہو، البتہ انھیں الٹا یا پلٹا یا جاسکتا ہو مثلاً چمڑا، قالین وغیرہ۔ایسی اشیاء کو دھوتے وقت الٹانا، پلٹانا ضروری ہے۔

3۔وہ اشیاء جنھیں نچوڑنا یا پلٹانا ممکن نہ ہو تو اسے کسی ڈنڈے وغیرہ سے کوٹ لیا جائے اور اس پر کوئی بھاری چیز رکھ دی جائے تاکہ دھونے کے بعد اس میں موجود پانی حتی الامکان خارج ہو جائے۔

(5)۔اگر بدن یا کپڑے پر نجاست لگ جائے اور اس کی جگہ مخفی ہو تو جس جگہ پر نجاست کا احتمال ہو اسے دھویا جائے، یہاں تک کہ نجاست کے زوال کا یقین ہو جائے۔اگر نجاست کی جگہ کا علم نہ ہو تو وہ چیز مکمل طور پر دھو ڈالی جائے۔

(6)۔اگر چھوٹا بچہ(جو کھانا کھانے کے قابل نہ ہو) پیشاب کر دے تو اس پر پانی کے چھینٹے مار دیے جائیں تو طہارت حاصل کرنے کے لیے کافی ہے جیسا کہ سیدہ ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں۔بچے کو آپ نے اپنی گود میں بٹھا دیا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑوں پر چھینٹے مار لیے، دھویا نہیں۔[6]

(7)۔اگر بچہ اپنی مرضی اور خواہش سے کھانا کھاتا ہو تو اس کا پیشاب بڑے آدمی کی طرح پلید ہے۔اسی طرح چھوٹی بچی کے پیشاب کا حکم بڑی لڑکی کی طرح ہے۔یعنی ان تمام صورتوں میں پیشاب کو دیگر نجاستوں کی طرح پانی سے دھویا جائے گا۔

نجاست کی تین قسمیں ہیں:

1۔ نجاست غلیظہ، جیسے کتے کا لعاب وغیرہ۔

2۔ نجاست خفیفہ، جیسے کھانا نہ کھانے والے بچے کا پیشاب۔

3۔ نجاست متوسطہ، جیسے مذکورہ بالا کے علاوہ باقی نجاستیں۔

ہمارے لیے ضروری ہے کہ جانوروں کی لید اور پیشاب کے پاک یا ناپاک ہونے سے متعلق شرعی احکام معلوم کریں تاکہ مزید بصیرت حاصل ہو۔

میرے بھائی! جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے اس کا گوبر اور پیشاب بھی پاک ہے، جیسے اونٹ، گائے، بکری اور بھیڑ وغیرہ۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی بیماری کے علاج کے لیے وہاں چلے جائیں جہاں ہمارے صدقہ کے اونٹ ہیں اور ان کا پیشاب اور دودھ پئیں۔[7]

اگر کوئی کہے کہ یہ علاج ایک ضرورت اور مجبوری کی حالت میں مقرر ہوا تھا تو ہم گزارش کریں گے کہ آپ نے انھیں یہ حکم نہیں دیا تھا کہ نماز کی ادائیگی کے وقت ان اونٹوں کے پیشاب اور گوبر کے اثرات کو پانی سے دھو لیا کریں۔ نیز صحیح بخاری میں ایک روایت ہے: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنانے سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔"[8]

اور دوسروں کو بھی اس کی اجازت دیتے تھے، اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ بکریاں وہاں پیشاب بھی کرتی تھیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: "لید کے بارے میں اصل حکم طہارت کا ہے سوائے اس لید کے جسے شریعت نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔"[9]

(8)۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا جوٹھا پاک ہے۔

(9)۔ ان کے علاوہ بلی کا جوٹھا بھی پاک ہے، چنانچہ بلی کے بارے میں سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ"

"یہ (بلی) پلید نہیں ہے، یہ تمہارے پاس کثرت سے آنے جانے والوں میں سے ہے۔"[10]

آپ نے بلی کو گھروں میں خدمت کے لیے آنے جانے والے غلاموں کے ساتھ تشبیہ دی جن سے پردہ کرنے میں مشکل پیش آتی ہے، نیز بلی کے جوٹھے سے بچنا مشکل تھا، اس لیے بلی کو پاک قرار دے کر حرج اور مشقت کو ختم کر دیا۔

بعض علمائے کرام نے بلی سے چھوٹے پرندوں اور جانوروں پر بلی والا حکم لگایا ہے، یعنی چھوٹے پرندوں کا جوٹھا بلی کے جوٹھے کی طرح پاک ہے نجس نہیں کیونکہ علت طواف دونوں میں مشترک ہے۔

بلی اور جو جانور بلی کے حکم میں ہیں ان کے سوا جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کی لید، پیشاب اور جوٹھا پلید ہے۔

اے مسلمان بھائی! آپ کو ظاہری وباطنی طہارت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ باطنی طہارت توحید اور قول وعمل میں اخلاص کی بدولت میسر آتی ہے اور ظاہری طہارت ہر قسم کی گندگیوں اور پلیدیوں کو دور کر کے حاصل ہوتی ہے۔ ہمارا دین حقیقی اور حکمی نجاستوں سے پاک وصاف رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ مسلمان پاک صاف ہے اور پاکیزگی کو اختیار کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ"

"طہارت نصف ایمان ہے۔"[11]

اللہ کے بندے !طہارت کا اہتمام کرو، نجاستوں سے دور رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عام طور پر قبر کا عذاب پیشاب سے بے احتیاطی کے باعث ہوتا ہے۔[12]

جب تم نجاست سے آلودہ ہو تو حتی الامکان حصول طہارت میں جلدی کرو تاکہ تم پاک رہو۔ خصوصاً نماز کا ارادہ ہو تو سستی نہ کیجئے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنے جوتوں کو اچھی طرح دیکھ لیں، اگر ان کو نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں۔ نجاست سے آلودہ جوتے مسجد میں لے کر نہ جائیے اور نہ انھیں مسجد میں رکھیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس قول و عمل کی توفیق دے جو اسے محبوب اور پسند ہو۔

---

[1]۔ المدثر 4/74۔

[2]۔ ھذا معنی الحدیث واصلہ فی صحیح البخاری الوضوء باب غسل الدم، حدیث 227 والحیض باب غسل دم المحیض حدیث 307 و صحیح مسلم الطھارۃ باب نجاسۃ الدم وکیفیۃ غسلہ حدیث 291۔

[3]۔ الانفال: 8/11۔

[4]۔ ھذا معن الحدیث واصلہ فی صحیح البخاری الوضوء باب ترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس الاعرابی۔۔۔ حدیث 219، و صحیح مسلم الطھارۃ باب وجوب غسل البول وغیرہ من النجاسات۔۔۔ حدیث 284۔

[5]۔ صحیح البخاری الوضوء باب اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبعا حدیث 172 و صحیح مسلم الطھارۃ باب حکم ولوغ الکلب حدیث 279۔ وسنن النسائی المیاہ باب تعفیر الاناء بالتراب من ولوغ الکلب فیہ حدیث 339 واللفظ لہ۔

[6]۔ صحیح البخاری الوضوء باب بول الصبیان حدیث 223 و صحیح مسلم الطھارۃ باب حکم بول الطفل الرضیع۔۔۔ حدیث 287۔

[7]۔ صحیح البخاری الوضوء باب ابوال الابل والدواب والغنم ومرابضھا حدیث 233 و صحیح مسلم القسامۃ والمحاربین باب حکم المحاربین والمرتدین حدیث 1671۔

[8]۔ صحیح البخاری الوضوء باب ابوال الابل والدواب والغنم ومرابضھا حدیث 234 و صحیح الحیض باب الوضوء من لحوم الابل حدیث 360۔

[9]۔ الفتاویٰ الکبریٰ الاختیارات العلمیۃ باب ازالۃ النجاسۃ 5/313۔

[10]۔ جامع الترمذی الطھارۃ باب ماجاء فی سور الھرۃ حدیث 92۔

[11]۔ صحیح مسلم الطھارۃ باب فضل الوضوء حدیث 223۔

[12]۔ صحیح البخاری الوضوء باب من الکبائر ان لایستتر من بولہ، حدیث 216، و صحیح مسلم، الطھارۃ۔ باب الدلیل علی نجاسۃ البول ووجوب الاستبراء منہ، حدیث 292 والمستدرک للحاکم 1/183۔184۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

جلد 01: صفحہ 67